81465 - ايك عورت نے سودی قرض حاصل كيا اور وہ اپنی تنخواہ سے حج كرنا چاہتی ہے

سوال

ايك عورت نے سودی قرض حاصل كيا اور اپنی تنخواہ سے قرض ادا كرتی ہے، اب وہ اپنی تنخواہ سے حج كرنا چاہتی ہے، چنانچہ اس كے حج كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سودی قرض لينا حرام ہے، اور جو شخص بھی سودی قرض ميں مبتلا ہو اسے اللہ تعالى كے ہاں توبہ و استغفار كرنی چاہيے، اور اس عظيم گناہ كے ارتكاب كرنے پر اظہار ندامت بھی كرنا ہوگا، اسے چاہيے كہ جتنی بھی جلدی ہو سكے وہ قرض كی ادائيگی كرے تا كہ سود اور اس كے اثرات سے چھٹكارا حاصل كر سكے، اس كے ذمہ صرف اصل قرض كی ادائيگی ہے، اور اس پر جو سود كی ادائيگی ہے وہ ادا كرنا جائز نہيں، ليكن اگر اس كی ادائيگی نہ كرنے ميں كسی ضرر اور نقصان كا انديشہ ہو تو پھر مجبورا اسے ناپسند كرتے ہوئے ادا كرے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (60185) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

يہ عورت اپنی تنخواہ سے حج كر سكتی ہے، كيونكہ اس كی تنخواہ اس كے ملكيتی مال كا حصہ ہے، اگر يہ تنخواہ كسی مباح اور جائز كام سے حاصل ہوتی ہے تو يہ مال بھی مباح ہے.

سوم:

اور اگر اس قرض كی ادائيگی قسطوں ميں ہو رہی ہے، اور حج پر جانے كی بنا پر قسطوں كی ادائيگی ميں خلل پيدا ہوتا ہو تو اس حالت ميں اس عورت پر حج فرض نہيں، بلكہ وہ پہلے قرض كی ادائيگی كرے اور پھر اس كے بعد حج ادا كرے.

ليكن اگر حج پر جانے سے قرض كی قسطوں ميں كوئی خلل نہيں آتا تو پھر حج كرنے ميں كوئی حرج نہيں، ليكن اگر اس كا حج نفلی ہے تو پھر اس كے بہتر اور اولى يہی ہے كہ وہ اس مال سے قرض كی ادائيگی كر كے اس حرام سود

سے چھٹکارا حاصل کرے.

واللہ اعلم .